السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان فوت ہوا جس کے بہت سے بچے ہیں اور اس نے ان کے لیے مال بھی بہت چھوڑا ہے تو کیا وہ اس کی طرف سے ساتویں یا چالیسویں دن روٹی اور گوشت وغیرہ کی دعوت کر سکتے ہیں تاکہ اس کے ایصال ثواب کے لیے مسلمانوں کو جمع کر کے کھانا کھلا دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے صدقہ کرنا درست ہے۔ فقراو مساکین کو کھانا کھلانا، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور مسلمانوں کی عزت افزائی کرنا بلاشبہ نیکی کے وہ کام ہیں جن کی شریعت نے ترغیب دی ہے لیکن میت کے لیے اس کی وفات کے دن یا کسی معین مثلاً ساتویں یا چالیسویں دن بکری یا گائے یا اونٹ یا پرندوں وغیرہ کو ذبح کر کے دعوت کا اہتمام کرنا بدعت ہے۔ اسی طرح میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے لیے بھی کسی دن یا رات کو معین کرنا مثلاً جمعرات کا دن ،جمعہ کا دن یا جمعی کی رات وغیرہ تو یہ بدعت ہے۔ سلف صالح میں اس طرح کا کوئی رواج نہ تھا، لہذا اس قسم کی بدعتوں کو ترک کر دینا واجب ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد) (صحیح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور   الخ' ح: 2697)

''جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(ایاکم ومحدثات المور' فان کل محدثہ بدعة' وکل بدعة ضلالة) (سنن ابی داود' السنة' باب فی لزوم السنة' ہ: 4607' واصلہ فی صحیح مسلم)

''اپنے آپ کو (دین میں) نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچاؤ، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ88

محدث فتویٰ